تبصرے

مانڈو | مترجمہ مرزا محمد بشیر صاحب ایم۔اے۔ تقطیع کلاں ۱۳۲ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت غیر مجلد عار پتہ انجمن ترقی اردو دہلی۔

مانڈو جو عام طور پر مالوہ کے نام سے مشہور ہے ہندوستان کی ایک قدیم ترین بستی ہے جس کے ابتدائی حالات وواقعات پر زمانہ قبل از تاریخ کی جہالت وناواقفیت کی ظلمتیں چھائی ہوئی ہیں لیکن اب محکمۂ آثار قدیمہ کے ذریعہ تیرہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ معلوم ہوگئی ہے اور فی الحقیقت مانڈو کا تیرہویں صدی سے اٹھارویں صدی ہی تک کا وہ درخشاں دور ہے جس نے اسے تاریخی اہمیت بخشی ہے اور مسلمان سلاطین ہی کی وہ پر شوکت پائیدار اور حسین عمارتیں ہیں جنھوں نے ہندوستان کے تاریخی شہروں میں اسے ایک لازوال اہمیت عطا کی ہے۔ اسی وجہ سے جناب غلام یزدانی صاحب ایم اے ناظم محکمۂ آثار قدیمہ حیدرآباد نے مانڈو پہنچکر اس کو فنی نقطۂ نگاہ سے دیکھا اور مانڈو دی سٹی آف جوائے کے نام سے ایک رپورٹ انگریزی میں مرتب کی جو ریاست دھار کی جانب سے شائع ہو چکی ہے۔ مرزا محمد بشیر صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے، کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں مانڈو کی جغرافی اور طبعی کیفیات کا بہت مختصر بیان ہے۔ دوسرے باب میں فیروز تغلق کے عہد سے اورنگ زیب تک کے ان سلاطین کا تذکرہ ہے جنھوں نے مانڈو کو دارالحکومت قرار دیا تھا۔ یا وہ ان کے حدود سلطنت میں شامل رہا اور یا پھر کسی نہ کسی طرح انھیں مانڈو سے دلچسپی رہی تھی۔ تیسرے باب میں قدیم عمارات کا تذکرہ ہے۔ یہ باب بہت طویل ہے اور کتاب کے دو ثلث حصے پر پھیلا ہوا ہے لیکن بہت اہم اور مفید ہے۔ عمارات کا تذکرہ جائے وقوع کے لحاظ سے ترتیب وار ہے ہر عمارت کے ذیل میں اس کی فنی خصوصیات نیز اس کے عہد بہ عہد کے تغیرات اور موجودہ حالت پر وضاحت کے ساتھ کلام کیا ہے زیر نظر کتاب گو مانڈو کی مکمل تاریخ نہیں ہے تاہم کافی مستند معلومات فراہم کردی گئی ہیں جو آئندہ مورخین کیلئے ماخذ کا کام دے سکیں گی۔

دیوان بہرام | مرتبہ جناب مسلم ضیائی صاحب ایم۔اے۔ تقطیع کلاں، ضخامت ۱۲۷ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر۔ قیمت غیر مجلد عہ۔ پتہ انجمن ترقی اردو دہلی۔

امیر خسرو کے عہد سے دورِ حاضر تک اردو شاعری میں جتنی اصلاحات ہوئی ہیں اور موجودہ عہد میں اردو شاعری کی جو ترقی یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے بے شبہ اس میں ہندوستان کی تقریباً تمام ہی قوموں کا حصہ ہے۔

انہی متعدد کوششوں کی ایک کڑی ایک پارسی شاعر بہرام جی جاماسپ جی دستور کا مجموعۂ کلام دیوان بہرام ہے جس کی ترتیب وتہذیب جناب مسلم ضیائی کی رہینِ احسان ہے ابتدا میں مرتب کی جانب سے ایک بسیط مقدمہ ہے جس میں بہرام جی کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں۔ نیز شعر وشاعری کا بہت مختصر سا تذکرہ ہے۔ بہرام جی نہ صرف اردو کے شاعر تھے بلکہ وہ فارسی میں بھی شعر کہتے تھے ان کا اردو کلام گو زیادہ بلند نہیں ہے لیکن اپنی قدامت کی وجہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے طبع آزمائی کا میدان غزل گوئی جو اس دور کی مقبول ترین صنف تھی۔